ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

عشق لتاڑے آدمی" کاموضوعاتی مطالعہ

THEMATIC STUDY OF "ESSHQLITARRAY ADMI"

ڈاکٹر فیاض حسین
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پنجابی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر صائمہ بتول
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پنجابی، لاہور کالج، یونیورسٹی برائے خواتین، لاہور
ڈاکٹر واصف لطیف
لیکچرر، شعبہ پنجابی، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔

Zahid Hassan is an article writer, prose writer, story teller, a poet,literary person and a great Novelist. Nowa days, his writtings have been found in newspapers and magzines. He has written almost 20 books of Punjabi and Urdu literature, Moreover he is working on many New books . He has published 4 novels in Punjabi.This article consitutes a brief description of meanings and Contributors of Gramatical authors / writters in Punjabi. And a detail scholarly analysis of Eishqlitaray Admi. That enlightens the halt and status of the punjabiwrittings of the Novel.

Keywords: prose writer, story teller, poet, literary, person, great, Novelist, Punjab, Urdu, Books, Literature, Gramatical authors.

ادب کا محور انسانیت ہوتی ہے۔ انسان بیک وقت مختلف قسم کے جذبات ق احساسات میں زندگی بسر کرتا ہے، خوشی ، اذیت، غم جاو جلال، نیک و بد اس کے حصے رہتے ہیں۔ ادب انسان کے اپنی مختلف جذبات و احساس کا مظہر ہوتا۔ ان کے اظہار کے لئے ادب میں نثر اور ں ظم کو وسیلہ بنا یا جاتا ہے۔ نثری اصناف نے بدلتے ہوئے وقت اور ترقییافتہ علوم و افکار کی بدولت جدیدیت کی راہ کو اپنایا جس میں سے ناول، داستان اور قصہ گوئی کی جدید ترقییافتہ شکل ہے:

"ناول سے مراد سادہ زبان میں ایسی کہانی ہے جس میں انسانی زندگی کے معمولی واقعات اور روزانہ پیش آنے والے چھوٹے چھوٹے واقعات کو اس انداز میں بیان کیا جائے کہ پڑھنے والے کو اس میں دلچسپی پید اہو۔ یہ دلچسپی پلاٹ، منظر نگاری، کردار نگاری اور مکالمہ نگاری سے پیدا کی جاتی ہے۔ اور یہی ناول کے بنیادی عناصر ہیں۔ اور ان میں پلاٹ اور کردار نگاری خاص طور پر اہم ہیں......"(۱)

ناول نے جدید دور کے تقاضوں اور بدلتی ہوئی سماجی ادبی اور لسانی تہذ یب میں اپنا اہم کردار ادا کیا ، اور آنے والے دور میں بھی متنوع اور جد ید شکلوں میں معاشرے کی راہیں اجالتا رہے گا۔ کیو نکہ معاشرے میں بسنے والے انسان وقت کی بدلتی ہوئی کروٹوں کے ساتھ ساتھ نت نئے ر استے اپنے لئے تلاشتا ہے۔ اور یہی وہ رستے ہوتے ہیں جن پر چل کر وہ اپنی زندگی کو سنوارتا اور یا پھر خسارت کی پگڈنڈی پر چلتے ہوئے بھگاڑ لیتا ہے۔ ڈی۔ ایچ۔ لارنس ایک جگہ لکھتا ہے:

"میں ایک انسان ہوں، اور زندا ہوں اسی وجہ سے میں ناول نگار ہوں۔ اور ناول نگار کی حیثیت ے میں پادر ی، فلاسفروں، سائنس دانوں اور شاعروں سے برتر ہوں جو اپنے اپنے شعبہ جات میں مکمل اور اپنی جیتی جاگتی زندگیو ں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مگر زندگی کو اسطرح نہیں کر یدتے جیسے ایک ناول نگار کریدتا ہے۔"(۲)

ڈی ایچ لارنس کا یہ کہنا بڑی حد تک درست لگتا ہے کہ ناول نگار جس حد تک زندگی کو کرید سکتا ہے۔ دوسرے شعبہ ہائے زندگی میں مہارت رکھنے والے بھی زندگی کو اس طرح نہیں کر ید سکتے۔ ناول نگار چاہے کسی بھی معاشرے ملک اور زبان سے تعلق رکھتا ہو۔ اسکا تحر یری انداز اُس کے معاشرے ملک اور زبان

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

سے تعلق رکھتا ہو۔ اُسکا تحریری انداز اُس معاشرے کے رہن سہن اور رسم ورواج کی نشاندہی اُسی طریقہ سے کرتا ہے جیسے کہ وہاں موجود ہو۔ وہ اپنے معاشرے اسکی زندگی کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ جس میں خود بھی سانس لیتا ہے۔

زاہد حسن اردو اور پنجابی زبان کے ان چند معروف ادیبوں، شاعروں اور نثر نگاروں میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے ہر دو زبانوں میں خوبصورت اور معاشرتی تحریروں سے اپنے پڑھنے والوں کو نوازا ہے۔ یہی نہیں بلکہ بے پناہ داد تحصین بھی سمیٹی ہے۔ انہوں نے دونوں زبانوں میں کم و بیش ۲۰ کتب لکھی ہیں۔ ان میں پنجابی زبان میں لکھے گئے ناول "عشق لتاڑے آدمی"، "غلیچا اُنن والی"، "قصہ عاشقاں" اور "تسی دھرتی" بھی شامل ہیں جن پر وہ انعامات حاصل کر چکے ہیں۔

زاہد حسن بنیادی طور پر ایک تخلیق کار ہیں۔ اور زندگی کی اونچ نیچ پر ان کی گہری نظر ہے۔ قہ مشاہدے اور اس کے ساتھ ساتھ مجاہدے پر یقین رکھتے ہیں۔ قہ جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں لوگوں پر اتری زندگیوں، اسکی خوبیوں اور خرابیوں کو بیان کرنے میں نہ صرف مہارت رکھتے ہیں اور جیتے جاگتے انسانی وجود پر جھیلنے والی مصیبتوں، ریاکاریوں اور فریب کی نشان دہی کرتے ہوئے کبھی نہیں ہچکچاتے ان کا پہلا ناول "عشق لتاڑے آدمی" پنجابی زبان میں لکھا گیا ہے۔ رفیع الدین ہاشمی کہتے ہیں:

"ناول نگار کے نزدیک حقیقت نگاری بنیادی چیز ہے۔ فرضی خیالات اور مافوق الفطرت باتوں سے اسمیں اجتناب کیا جاتا ہے" (۳)

محبت اور نفرت وہ دوستون ہیں۔ جن پر زندگی کی خوبصورت عمارت کھڑی ہے۔ جب محبت کا دائرہ پھیلتا ہے تو بھائی چارہ، اخوت اور پیار کی ٹھنڈی میٹھی ہواؤں سے فضائیں مہک مہک جاتی ہین۔ مگر جب نفرت کی مسموم ہوائیں عود آئیں تو بعض اوقات یہ انتقام پر جا کر ختم ہوتی ہیں۔ "عشق لتاڑے آدمی" کا موضوع بھی یہی محبت اور نفرت ہے۔ جو ایک گھناونے انتقام کی شکل میں ناول کا انجام ہے۔ جسکو ناول نگار نے بڑی ہنر مندی سے بُنا ہے۔ اس کے بعد کی کہانی فلش بیک کی صورت میں پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اور اس کی گرہیں ہم پر کھلتی چلی جاتی ہیں۔ موضوتی اعتبار سے یہ دائرہ کی شکل میں جزئیات کی کنکریں چبتے کرداروں کی کہانی ہے۔ جس کے بھنور میں پڑھنے والا ڈوبتا چلا جاتا ہے۔ ناول کے پہلے باب "اکھ جہناں دی سنگھنی گھڑے، ہنکن بار" کو وہ اس طرح کھولتے ہیں کہ پڑھنے والے کی تمام تر توجہ اپنی جانب مبذول کر لیتا ہے:

"رات احمد واسطے ہمیش اک پرانی ماڑی دا روپ بنی رہی۔ جیہدے اندر اوہ داخل ہوندا تاں اوہ تان پورے وانگوں گونجدی۔ اوہدے اُپر صدیاں دیاں چرتاں دے بوہے کھولدی۔ ایہہ اوہدے واسطے جیل وچ پڑھی کتاب وانگوں ہوندی۔ جو فطرت سوچنوالے تے کر دی اے......" (۴)

"عشق لتاڑے آدمی" کے بارے میں مشہور دانشور اور لکھاری غلام مصطفی بسمل رقم طراز ہیں:

"زاہد حسن نظریاتی طور تے ترقی پسند ٹولے نال جڑت رکھدا اے، اُوس ترقی پسندی نو جیہڑی چھپرتے کھلوتے پانی اُتے جمن والی اُلّی تے کائی نوں......" (۵)

زاہد حسن اپنے ناول کی ابتدا ہی مین اس بات کا اعتراف کرتا ہے:

"بھاویں اوہدا اک کامریڈ سنگی شام دے ڈھلدیاں ای ٹھنڈے ساہ بھرنا شروع کر دیندا تے انھیرے تے چانن دے ازلی ویرنوں دنیا دے چالو و یہاراں دی منڈی داناں دیندا تے اوہ ہمیش ایہہ آکھدا، رات آوندی ہے۔ تاں لہو پینیاں بلاواں وی اپنے نال لے آوندی اے۔ اسیں اپنیاں بلاواں دی بنائی چکی وچ آٹے وانگ پس دے ہاں، اسیں اپنیاں ڈایناں توں کدے جان نئیں چھڈا سکدے......" (۶)

ترقی پسند تحریک نے جس جدید ادب کی راہ ہموار کی تھی۔ گو اب صرف اس تحریک کی بازگشت رہ گئی ہے۔ مگر پھر بھی ترقی پسند ادیب و شعرا آج بھی ان راہوں کے نقش پا ہر قدم دھرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اسکی روشنی کو بڑھائے ہوئے ہیں۔ زاہد حسن اسکی ایک معتبر مثال ہیں، ڈاکٹر سہیل بخاری اس تحریک اور اس پر عمل کرنے والوں کے بارے میں کہتے ہیں:

"ترقی پسند ادب کی پہلی خصوصیت جو اسے قدیم ادب سے ممتاز کرتی ہے۔ اسکی حقیقت نگاری ہے۔ وہ حقیقت نگاری جو سائنس کا اور صرف سائنس کا عطیہ ہے۔ لیکن اسپر مارکس اور فرائڈ کے اثرات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ یہ بھی موجود زمانے کی تحریکات ہیں۔ ان کی تحریروں میں اشتمالیت سے آزادی اور تحلیل نفیت سے فطرت نگاری کے عناصر بھی اخز کئے ہیں۔ اور اسطرح جدید ادب کا صحت مند نظریہ ان تینوں عناصر کے متوازن امتزاج سے تیاری ہے......" (۷)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

ترقی پسند تحریک کے پیش نظر انسانی دوستی اور عالمی بھائی چارے کا جزبہ تھا۔اور برابری کی سطح پر لا کر انسانوں کے دکھ درد پر قابو پانا ترجیح اول تھی۔اس تحریک میں شامل ادیبوں ادیبوں نے اسی لئے اپنی تخلیقات میں زندگی کے ان تلخ حقیقتوں کو بیان کرنے کی کوشش کی۔جو معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہی تھیں۔

احمد اس ناول کا سب سے بڑا کردار ہے۔جس نے پارو سے محبت کی شادی کرلی ہے اس کا علم پارو کے بھائی سلطان کو ہوتا ہے تو غیرت میں آکر پارو کو قتل کر دیتا ہے۔اور اس قتل کے الزام مین احمد کو جیل ہو جاتی ہے۔احمد اپنی محبوبہ کے قتل میں ناجائز سزا کاٹتا ہے۔مگر اس کے من میں اس قتل کا انتقام جاگتا رہتا ہے،اس قتل کی واردات کو ناول میں اسطرح بیان کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا محسوس کرتا ہے۔گویا یہ سب اسکی اپنی انکھوں کے سامنے ہو رہا ہے:

"مڑ اک بدلی کھمی ہر شے نوں ساڑ کے سواہ کر دین والی اک اجل دا جھلکارجیاپیا۔اک اواز پئی "رنگئ ےنچ کے "رنگی جیویں دھرتی وچ سیپ گئی۔دھرتی وچ سما گئی۔دھرتی نال جڑ دھرتی تھی گئی تے مڑ رنگی و یکھیا اوس نوں اوس اپنے دل دی دھڑکن دی آواز توں جاتا۔جوا یہ اواز تاں احمد ہائی جیہڑی اک وار اس نال توں تے دھرتی د یچھے چپے وچ گونج گئی اوس گھوڑی اُتے چڑھے سوار دا چمتکار ویکھیا۔جس اپنے ہتھ سر تے چکے پر تھلے اوندے ہتھ اُوس نہ ویکھے اوس اک اواز سنی "کرچ" دی تے درد جھنگی وچوں اک دم پکھیرو وچھڑدے ہوئے،کرلاندے ہوئے پھڑ پھڑاندے ہوئے اڈے تے سلطان دا سر اڈا کے نال وچ......" (۸)

جزئیات نگاری بھی بڑے ناول کا وصف خاص ہوتا ہے۔زاہد حسن نے اپنے ناول میں اس کا بڑا دھیان رکھا ہے۔ان کی جزئیات نگاری نے ان کے ناول کی کہانی کو ایک خاص لڑی مین پروئے رکھا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ معاشرے میں پنپنے والی چھوٹی چھوٹی خوشیاں،غمیاں،بولیاں ڈھولوں نے ناول کی دلچسپی کو برقرار رکھا ہے۔ام بھرل اے لخ وکیشوری کو ڈالی ہوئی بولیاں گونجتی ہیں:

جھنگ سیالیں عشق وکاندا
تولے ماسے رتیاں
کون بنھے درداں دیاں پٹیاں
میں تے جھنگ سیالن جٹی آں(۹)

زاہد حسن کے ناول بارے انگریزی اخبار "The Nation" کا تبصرہ ہے:

"The novel is about failure in love, life and aspiration.The plot shows three ill fated and standed women Rangi, Paro, and Shemo.Rangi leads pathetic and lovely life.Paro is killed by her brother a victims of inter-relation marriage.When Paro is killed Ahmad is ampridoned, but after coming from jail.He kills Sultan for taking Revenge of Paro(10)."

ناول "عشق لتاڑے آدمی" کا موضوع معاشرتی اور معاشرے میں رہنے والے انسانوں کی ذہنی ٹوٹ پھوٹ کا ہے۔محبت اور انتقام کے ساتھ سرمایہ دارانہ نظام اور غریبی کے درمیاں ایک کشمکش ہے۔جو ناول کے آغاز سے ہی شروع ہو کر اختتام پر رہتی ہے۔معاشرے کی یہ اونچ نیچ ہے۔جسکو دور کرنے کے لئے ترقی پسند تحریک کا وجود عمل میں آیا تھا۔اور یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔کہ زاہد حسن کا یہ تجربہ اسکی وضاحت میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گا۔اور ناول کے معاصر منظر نامے مین ان کا یہ ناول ایک قابل قدر اضافہ ہے۔

حوالہ جات

ا۔ابواللیث صدیقی،ڈاکٹر،اردو زبان کی ابتدائی تاریخ کا خاکہ مشمولہ مضمون،اردو زبان کا خاکہ،کراچی:اردو اکیڈمی،سن ن،ص۱۶۸۔۱۶۹

D.H Lawarnce"The Theory of Noval By Oxford University Press Published:1974,Page:97.2

۳۔رفیع الدین شمی،اصناف ادب،لاہور:سنگ میل پبلی کشنز،۱۹۹،ص۱۱۶

۴۔زاہد حسن،عشق لتاڑے آدمی،لاہور:ادارہ پنجابی زبان تے ثقافت،۱۹۹۹،ص۷

۵۔غلام مصطفی بسمل،ترنجن،تماہی،لاہور:جلد نمبر۸،شمارہ نمبر۳۔۲،مارچ۔جون،۲۰۱۴ء،ص۵۲

۶۔زاہد حسن،عشق لتاڑے آدمی،لاہور:ادارہ پنجابی زبان تے ثقافت،۱۹۹۹،ص۷

۷۔سہیل بخاری،داکٹر،ناول نگاری،اردو ناول کی تاریخو تنقید،لاہور:مکتبہ میری لائبریری،۱۹۶۶،ص۲۳۷

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

۸۔زاہد حسن، عشق لتاڑے آدمی، لاہور: ادارہ پنجابی زبان تے ثقافت، ۱۹۹۹، ص ۱۲

۹۔ایضاً، ص

Rubia JillaniTiwana, The Nation, Daily, Lahore: Wednesday, June 18,2003. 10